Research Journal
Tahqeed تحقیقی مجلہ تحقید

جلد نمبر 05، شمارہ نمبر 01، جون-2024

مابعد جدید ثقافتی صورتِ حال کا سیاق

The context of the postmodern cultural condition

1۔ ارشد محمود ہادیؔ

لیکچرر، شعبہ اردو زبان و ادب، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

2۔ ثقلین احمد خاں (ثقلین سرفراز)

لیکچرر، شعبہ اردو، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

1. Arshad Mahmood Haadi
Lecturer, Department of Urdu Language and Literature, National University of Modern Languages (NUML) Islamabad.
2. Saqlain Ahmad Khan (Saqlain Sarfraz)
Lecturer, Department of Urdu, Islamia University Bahawalpur.

ISSN
eISSN: 2789-6331
pISSN: 2789-4169

Copyright: © 2024 by the authors. This is an article open access distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

Abstract: Various critics have tried to explain the primary debates of postmodernism in their own way, especially in Urdu. However, there is a difference between them in understanding, explaining, and presenting the thought. This distinction sometimes leads to ambiguity and confusion. This confusion cannot be resolved until the essential context of the postmodern cultural condition is clarified. Therefore, it was necessary to analyze the postmodern cultural condition of Western and Urdu critics through a comprehensive research process.

Key Words: Urdu Criticism, Postmodernism, Postmodern Condition, Meta Narratives, Intertextuality, Decentralization,

اردو تنقید میں مابعد جدیدیت کے مباحث گزشتہ دو دہائیوں سے مقبول ہیں۔ یہ مباحث انگریزی تحریروں کے تراجم کی صورت میں سامنے آئے ہیں۔ ان مباحث سے تنقید کے تمام روایتی مناصب اور مقاصد پہلے

Research Journal
Tahqeed تحقیقی مجلہ تحقید

جلد نمبر 05، شمارہ نمبر 01، جون-2024

جیسے نہیں رہے۔ بہ طور خاص فکری و موضوعاتی سطح پر نئے امکانات روشن ہوئے ہیں اور حاشیے پر رکھے گئے متون، بیانیے، موضوع یا معنی کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے۔ انہیں مرکز کے ہم پلہ کرنے کی باتیں عام ہو رہی ہیں۔ جس سے ایک مزاحمتی رویہ سر اٹھانے لگا ہے۔ جو سماج میں انتشار، بکھراؤ اور بے ہنگم صورتحال کو فروغ دے رہا ہے۔ یہی صورتحال مابعد جدیدیت کا خاصہ ہے جس میں عام انسان کو اہمیت مل رہی ہے۔ پسے ہوئے اور دبے ہوئے طبقوں کو اوپر لایا جارہا ہے۔ جنہیں حاشیے پر رہنے کے لیے مجبور کیا گیا تھا۔ اب ان کی جانب سے مرکز کی طرف آوازیں بلند کی جارہی ہیں۔ یہ صورتِ حال اردو زبان و ادب کے تنقیدی پہلوؤں میں بھی نظر آتی ہے۔

اردو تنقید میں اب صرف مصنف کی ذات کا عرفان مقصود نہیں رہا اور نہ کسی مرکزی معنی کی تلاش یا دریافت تنقید کا مقصد رہا ہے بلکہ متن کو بین المتونیت اور معنی کی تکثیریت جیسے تصورات اور فلسفے نے مصنف، متن، معنی اور قاری کو ایک سا کر دیا ہے۔ مصنف متن تخلیق کرنے کے بعد متن سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اور متن کی تفہیم اب قاری کی صوابدید ہے کہ وہ اسے جس طرح پرکھے سمجھے یہ اس پر منحصر ہے۔ اور ہر قاری اپنے حساب سے متن کی گرہ کشائی کا جواز رکھتا ہے۔ بعض متون متن در متن جڑ کر بین المتونیت کا قضیہ اجاگر کرتے ہیں جس سے معنی کی تکثیریت جنم لیتی ہے۔ اس موضوعِ مقالہ "مابعد جدید ثقافتی صورتِ حال کا سیاق" میں اس تمام صورتحال کا سیاق واضح کیا جائے گا۔ اردو میں مابعد جدید ثقافتی صورتحال کو عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ جس کا واضح نتیجہ مابعد جدیدت کی تفہیمات میں کئی مغالطوں کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

مابعد جدیدیت کی بنیادی بصیرت سمجھنے کے لیے اردو ناقدین نے متنوع مباحث پیش کیے ہیں۔ ان مباحث کی روشنی میں دیکھا جائے تو مابعد جدیدیت کی تقریباً ہر ایک تفہیم میں ایک منفرد اور جداگانہ نقطۂ نظر سامنے آتا ہے۔ جس کی وجہ سے عام قاری کے لیے مابعد جدیدیت کے نظری مباحث الجھ کر رہ گئے ہیں۔ اس لیے اردو تنقید میں مابعد جدیدیت کے نظری مباحث شروع سے ہی تضادات اور اختلافات کا شکار رہے ہیں۔ لیکن ان سب کے باوجود ان تفہیمات میں یکسانیت بھی نظر آتی ہے۔ اردو کے مختلف ناقدین نے مابعد جدیدیت کے بنیادی مباحث اپنے اپنے انداز میں سمجھنے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ تاہم ان کے درمیان فکر کی تفہیم، توضیح اور پیش کش کے انداز میں فرق ہے۔ یہ فرق بسا اوقات ابہام اور الجھاوے کا باعث بنتا ہے۔ یہ الجھاؤ تب تک دور نہیں ہو سکتا جب تک مابعد جدید ثقافتی صورتحال کا سیاق واضح نہ کیا جائے۔ اس لیے ضروری تھا کہ اس ضمن میں ایک جامع تحقیقی عمل کے ذریعے تجزیہ کیا جائے۔

Research Journal
Tahqeed تحقیقی مجلہ تحقید

جلد نمبر 05، شمارہ نمبر 01، جون-2024

مابعد جدیدیت، بہت پھیلا ہوا موضوع ہے۔ بہ طور ایک تحریک، ایک فلسفہ اور ایک ادبی تنقیدی تھیوری کے اس کی تعبیرات مختلف ہیں۔ معاصر فلسفیانہ و علمی مباحث میں مابعد جدیدیت کی تفہیم ایک پیچیدہ مسئلہ بن کر رہ گیا ہے۔ ناقدین نے اس بحث کو بسا اوقات ایک فلسفے کے طور پر دیکھا ہے، بسا اوقات ایک ثقافتی صورتحال کے اور بسا اوقات ایک ادبی نظریے کے طور پر فوکس کیا ہے۔ تاہم علمی بحث، اصطلاحات کے ترجمے اور متعلقہ متن کی تعبیر میں مابعد جدیدیت کے شارحین کے ہاں خاص طور اردو میں نمایاں اختلاف نظر آتا ہے۔

مابعد جدیدیت مختلف اور متنوع تصورات کا مجموعہ ہے اس لیے اس کی کوئی ایک جامع تعریف ممکن نہیں مختلف مفکرین و ماہرین نے اسے اپنے اپنے انداز میں سمجھنے اور بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ مغربی مابعد جدید مفکرین میں رولاں بارتھ مصنف کی موت کے حوالے سے، چارلس جینکس یکسانیت کے رد کے حوالے سے، لیوتار مابعد جدید صورتحال، دریدا ردِ تشکیل اور ڈینیل بیل آئیڈیالوجی کے خاتمے کے حوالے سے، میشل فوکو تاریخ کے خاتمے، لاکاں زبان اور سبجیکٹ تھیوری، لوئی آلتھیوسے نئی مارکسیت اور فریڈرک جیمسن مابعد جدیدیت کو علم سے ہم آہنگ کرنے کے حوالے سے، اہاب حسن The Postmodern Turn (1987) کے حوالے سے، بودریلا کلاسیکی سماجی تھیوری کے رد اور عصری ثقافتی تنقید کے حوالے سے، جولیا کریسٹوا مادری اور نسائی تشکیلات اور ٹیری ایگلٹن نئی مارکسیت کے حوالے سے اہم نام ہیں۔

اردو مابعد جدیدیت کے شارحین / مفکرین میں گوپی چند نارنگ، وزیر آغا، شمس الرحمن فاروقی، حامدی کشمیری، ناصر عباس نیر، ڈاکٹر اقبال آفاقی، ضمیر علی بدایونی، وہاب اشرفی، ابوالکلام قاسمی، قاضی افضال حسین، عتیق اللہ، قدوس جاوید، نظام صدیقی، عمران شاہد بھنڈر، قمر جمیل، قاسم یعقوب اور صلاح الدین درویش کے نام اہم ہیں۔

مابعد جدید ثقافتی صورتحال کے سیاق میں دیکھیں تو علم اور طاقت کا گٹھ جوڑ اِس کے محرک کے طور پر سامنے آتا ہے۔ جس سے نو آبادیوں کا نقشہ تیار ہوا اور جس کے ڈانڈے امپیریل ازم سے جا ملتے ہیں۔ اس کے مقاصد سیاسی تھے لیکن اس کا نتیجہ کلونیل ازم کی صورت میں سامنے آیا جس نے نہ صرف سیاسی تسلط قائم کیا بلکہ سماجی و ثقافتی افتراق و استحصال کی بنیاد رکھی۔ اس کے نمائندوں نے جاگیر دارانہ نظام اور مخصوص حکمت عملیوں سے طاقت کا مادی اور سماجی استعمال کیا۔ مادی طاقت کے مرتکز استعمال سے استعمار نے کالونیاں بنائیں اور سماجی طاقت کے استعمال سے ان کالونیوں میں زبان، کلچر اور طرزِ عمل کی تثلیث سے تسلط قائم کیا۔ جس کی وجہ سے اکثریتی علاقے معمولی اقلیت کے

تابع فرمان رہے۔ مابعد جدیدیت کو عام طور پر استعماری قوتوں کا ہتھکنڈہ سمجھا جاتا ہے لیکن فکری اعتبار سے دیکھا جائے تو مابعد جدیدیت اِن استعماری قوتوں کے خلاف مزاحمتی رویہ رکھتی ہے۔ چونکہ استعمار اپنے علم اور طاقت کی بالادستی قائم کرنا چاہتا ہے اور اِسی کے تحت سرمایہ دارانہ نظام قائم کرتا ہے، اس لیے مابعد جدیدیت علم اور طاقت کی اس بنیاد کو ہی رد کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نشاۃِ ثانیہ کے بعد عقلی اور سائنسی بنیادوں پر سامنے آنے والے روشن خیالی پروجیکٹ پر مابعد جدیدیت کی طرف سے کڑی تنقید کی گئی۔ روشن خیالی کے اِس پروجیکٹ پر تنقید پہلی اور دوسری عالمی جنگوں کے بعد کی گئی جب انسانوں کا سائنسی ترقی پر اعتماد متزلزل ہو گیا۔ اور سائنسی ترقی کو جس انسانی فائدے (جو کہ کسی خاص طبقے کے لیے تھا) سے جوڑا گیا تھا، اُس کی بنیاد کمزور ہونے لگی اور یوں مابعد جدیدیت کی جانب سے ہیومن ازم (اور روشن خیالی کی تحریک) کو بھی تشکیک کا سامنا کرنا پڑا۔ جس کا واضح اظہار جدیدیت اور ساختیات کی تنقید کے بعد تھیوری کی صورت میں اُس وقت آیا، جب فرانس میں ۱۹۶۸ء میں طلباء کی بغاوت اور الجیریا پر فرانس نے حملہ کیا۔ عالمگیر جنگوں سے لے کر فرانس میں طلباء کی بغاوت تک دنیا جس انحطاط کا شکار رہی اُس سے مابعد جدیدیت کی فکر ایک ردِ عمل کے طور پر سامنے آئی۔ یہ ابتدائی پس منظر ہے جس نے مابعد جدیدیت کا تار و بود اکٹھا کیا۔ بنیادی طور پر مابعد جدیدیت نے ہر طرح کی مرکزیت کو رد کیا کیوں کہ مرکزیت ہی سے طاقت کا رویہ سامنے آتا ہے اِسی طاقت اور مرکزیت کی کشمکش نے دنیا کو بیسویں صدی کی عالمگیر جنگوں کے ذریعے تباہی کے دہانے پر چھوڑ دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مابعد جدیدیت نے اس طاقت اور مرکزیت کے خلاف آواز اٹھائی اور لامرکزیت کو فروغ دیا۔ مابعد جدیدیت کی اس لامرکزی فکر نے نہ صرف سماجی ثقافتی یا سیاسی طور پر دنیا کو متاثر کیا بلکہ تمام علوم، فکر و فلسفہ اور فن و ادب کے تمام شعبہ جات کو متاثر کیا۔

مابعد جدیدیت کے نقوش مابعد الطبیعات کی ذیل میں حقیقت پسندی کی مخالفت سے ابھرنے لگ گئے تھے۔ اِس کا علمیات میں اثر یہ ہوا کہ عقل اور معروضیت کے تمام دعوے بھی رد ہو گئے۔ اور اِس کی جگہ سماجی موضوعیت نے لے لی۔ انسانی فطرت خود مختاری کے چنگل سے آزاد ہو کر سماجی تشکیل (Social Construction) میں ڈھل گئی۔ اخلاقی سطح پر فردیت پسندی کی جگہ اجتماعیت اور انسانی برابری یعنی (Collectivism and Egalitarianism) نے لے لی۔ سیاسی سطح پر جاگیر داری اور لبرل سرمایہ داری کی جگہ سوشلزم نے لے لی۔ روشن خیالی، بیسویں صدی کی سائنسیں، کاروبار اور ٹیکنالوجی سب مابعد جدیدیت کی زد میں آئے۔ مابعد جدیدیت کے اسی رجحان کے تحت ڈینیل بیل نے ۱۹۶۰ء میں آئیڈیالوجی کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ اس

Research Journal
Tahqeed
تحقیقی مجلہ تحقید

جلد نمبر 05، شمارہ نمبر 01، جون-2024

نے اپنی کتاب The End of Ideology: On the Exhaustion of Political Ideas in the Fifties. میں یہ واضح کیا کہ انیسویں اور بیسویں صدی کے اوائل میں پیدا ہونے والے پرانے عظیم الشان انسانیت پسند نظریات ختم ہو چکے ہیں اور جلد ہی مزید نئے نظریات سامنے آجائیں گے۔ جس میں مابعد صنعتی معاشرے کی نوید تھی۔ اس کتاب نے سوشلزم کو تقویت دی۔ اس کے بعد لیوتارڈ نے ۱۹۷۹ء میں اپنی کتاب The Postmodern Condition: A Report on Knowledge لکھی۔ جس میں لیوتارڈ نے مابعد صنعتی دور میں زبان کی حکمتِ عملیوں اور مہابیانیوں کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ اُس کا استدلال ہے کہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد سے تکنیک اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی وجہ سے مہابیانیوں کے لیے اپنی ضرورتوں کو بڑھاوا دیا گیا۔ فوکویاما جو لبرل ازم کو بطور ایک آئیڈیالوجی فتح کا یقین دلانا چاہتا تھا، اُس نے آئیڈیالوجی کے خاتمے کی اسی باعث نفی کی۔ اور اُس کی جگہ ۱۹۸۹ء میں تاریخ کے خاتمے کا اعلان کر دیا جو ۱۹۹۲ء میں اُس کی کتاب The End of History and the Last Man کی صورت میں سامنے آئی۔ جس میں اُس کا مؤقف تھا کہ آئیڈیالوجیز کے مابین جدوجہد کرتی ہوئی انسانی تاریخ کی ترقی بڑی حد تک اختتام پذیر ہے۔ سرد جنگ اور ۱۹۸۹ء میں Barlin Wall کے زوال کے بعد دنیا لبرل جمہوریت کی طرف مائل ہے۔ اور یہ انسانی حکومت کی آخری شکل ہو گی۔ اِسی تناظر میں نیو لبرل ازم اور نیو امپیریل ازم ہم آہنگ ہونے لگی اور یوں ۱۹۹۱ء میں "نیو ورلڈ آرڈر" کا اعلان کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں ایک خفیہ، مطلق العنان عالمگیر حکومت (totalitarian world government) سامنے آئی۔ جس نے بڑے بیانیوں اور آئیڈیالوجی کے خاتمے جیسے تصورات کو نقصان پہنچایا بلکہ پوری دنیا پر اتھارٹی مسلط کرنے کی روش اختیار کی۔ اور اسی روش کے تحت جنگوں کا آغاز کر دیا گیا۔ اس تناظر میں ژاک دریدا نے ۱۹۹۳ء میں "سپیکٹرز آف مارکس" شائع کی جس میں لبرل جمہوریت کے اس گٹھ جوڑ کے نقائص کو عیاں کی۔ مابعد جدیدیت کو فکری بنیادیں فراہم کرنے میں مذکور بالا فلسفہ اور ناقدین کے بین الشعبہ جاتی افکار کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ انہی افکار کی روشنی میں مابعد جدیدیت کا خاکہ تیار ہوتا ہے۔ اور مابعد جدیدیت کی اصطلاح سامنے آنے لگی۔

اگرچہ ادبیات میں مابعد جدیدیت کا ڈسکورس (کلامیہ / مخاطبہ) ۱۹۶۰ء میں قائم ہوا[۱]۔ لیکن مابعد جدیدیت کی اصطلاح پہلی بار ایک انگریز مصور جان وٹکنز چیپ مان (John Watkins Chapman) نے ۱۸۷۰ء میں استعمال کی۔ اُس نے مصوری میں ایک نیا رجحان قائم کیا جو فرانسیسی تاثریت سے بالکل الگ تھا۔ اُس نے مابعد تاثریت کے اِس رجحان کے لیے مابعد جدیدیت کی اصطلاح استعمال کی[۲]۔ جے ایم تھامسن (J. M.)

(Thompson) نے ۱۹۱۴ء میں اپنے ایک سہ ماہی جرنل میں اس اصطلاح کو مذہبی تنقیدی رویوں اور اعتقاد میں تبدیلیوں کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا(۳)۔ ۱۹۲۶ء میں، سینٹ اسٹیفن کالج(St. Stephen's College جو کہ اب Bard College کے نام سے مشہور ہے) کے صدر، برنارڈ ایڈنگز بیل(Bernard Iddings Bell) نے مابعد جدیدیت اور دیگر مضامین شائع کیے، جس نے Modernity (ہمہ گیر جدیدیت) کے بعد کے تاریخی دور کو بیان کرنے کے لئے اس اصطلاح کے ابتدائی استعمال کی نشاندہی کی۔ اس مضمون میں روشن خیالی کے متناسب سماجی، ثقافتی اصولوں، رویوں اور طرز عمل پر تنقید کی گئی ہے۔ اس نے مابعد جدیدیت کی طرف اہم ثقافتی تبدیلیوں کی بھی پیش گوئی کی ہے اور ایک اینگلو کیتھولک پادری ہونے کی حیثیت سے آرتھوڈوکس مذہب کو بطور حل تجویز کیا ہے(۴)۔ ۱۹۴۲ء میں H. R. Hays نے مابعد جدیدیت کو ایک نئی ادبی ساخت (Form) قرار دیا(۵)۔ اہاب حبیب حسن کے مقالے From Postmodernism to Postmodernity: the local/global context کے حوالے سے مابعد جدیدیت کی اصطلاح کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر ناصر عباس نیر لکھتے ہیں:

> "---Federico Deonis نے ۱۹۳۴ء میں جدید شاعری کی تجربہ پسندی اور مشکل پسندی کے خلاف ردِ عمل میں مابعد جدیدیت کا استعمال کیا۔ ۱۹۳۹ء میں آرنلڈ ٹوائن بی نے مابعد جدیدیت کے خاتمے کے مفہوم میں برتا(۶)۔ Bernard smith نے ۱۹۴۵ء میں مابعد جدیدیت کا لفظ استعمال کیا اور اس سے مراد "سوشلسٹ حقیقت نگاری" لیا۔۔۔ Charlis Oslon نے ۱۹۵۰ء میں، Irving Howe نے ۱۹۵۹ء میں اور Harry Levin نے ۱۹۶۰ء میں مابعد جدیدیت کو ہائی ماڈرن اسٹ کلچر میں رونما ہونے والے انحطاط کے معنوں میں استعمال کیا۔ خود احب حسن (اہاب حبیب حسن) نے مابعد جدیدیت کی اصطلاح ۱۹۷۱ء میں استعمال کی"۔(۷)

اسی طرح چارلس جینکس(Charles Jencks) نے ۱۹۷۷ء میں اپنی کتاب The Language of Postmodern Architecture میں مابعد جدیدیت پر تفصیلاً لکھا جس سے مابعد جدیدیت کی اصطلاح عام ہونا شروع ہوئی۔ اس کے بعد ۱۹۷۹ء میں لیوتار نے The Postmodern Condition: A Report on knowledge میں مابعد جدیدیت کی تفہیم بطور معاصر صورتحال کی۔ جس کے بعد مختلف جامعات میں مابعد جدیدیت عام ہوگئی۔

Research Journal
Tahqeed تحقیقی مجلہ تحقید

جلد نمبر 05، شمارہ نمبر 01، جون-2024

اردو میں مابعد جدیدیت کے مباحث بیسویں صدی کے آخر میں سامنے آئے۔ مغربی مابعد جدیدیت نے روشن خیالی پروجیکٹ اور جدیدیت کی نفی کی تھی۔ اردو مابعد جدیدیت میں روشن خیالی پروجیکٹ سرے سے نہیں ہے۔ البتہ اس کے مقابل اردو میں ترقی پسند تحریک ہے اور اِس کے بعد جدیدیت جو ترقی پسندی کی ضد ہے۔ سابقہ سطور میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ مابعد جدیدیت کسی بھی قسم کی مرکزیت کے خلاف ہے جو جبر و استبداد کو فروغ دیتی ہے اور ادعائیت کا پرچار کرتی ہے۔ اس لیے اردو میں مابعد جدیدیت کا ترقی پسندی اور جدیدیت سے انحراف سمجھ میں آتا ہے کہ یہ دونوں تحریکیں یکساں طور پر ادعائیت، جبریت اور فارمولاسازی کو اہمیت دیتی ہیں۔ یہی عناصر ہیں جن پر مابعد جدیدیت تنقید کرتی ہے۔ جو ترقی پسندی اور جدیدیت کا خاصہ ہیں۔ اس تناظر میں اُن تمام سوالات کے جوابات مل جاتے ہیں جو اردو ناقدین نے مابعد جدیدیت کے ابتدائی مباحث میں اٹھائے تھے۔ یا ابھی بھی نامکمل تفہیم کی وجہ سے یہی سوالات دہرائے جاتے ہیں۔ یعنی کیا مابعد جدیدیت، جدیدیت کی ضد ہے یا معاون؟ مابعد جدیدیت کا جدیدیت سے کیا رشتہ ہے؟ یہ جدیدیت کی توسیع ہے یا رد؟ وغیرہ وغیرہ۔ اردو مابعد جدیدیت نے ترقی پسندی اور جدیدیت سے اس لحاظ سے انحراف تو کیا لیکن یہ عمل براہِ راست نہیں ہوا۔ بلکہ اردو میں جدیدیت اور مابعد جدیدیت کے مابین ساختیات اور پس ساختیات کے مباحث نے پُل کا کام کیا۔ اردو میں یہ مباحث باقاعدہ اور باضابطہ طور پر بیسویں صدی کی آٹھویں دہائی میں سامنے آئے۔ جبکہ مغرب میں اِس وقت مابعد جدیدیت کے مباحث عروج پر تھے۔ اِس طرح مغربی اور اردو مابعد جدیدیت میں زمانی اعتبار سے کافی فرق ہے۔ اردو مابعد جدیدیت کے مباحث ڈاکٹر ناصر عباس نیر کے مطابق بیسویں صدی میں نوے کی دہائی میں سامنے آئے[۸]۔

مابعد جدیدیت کے سیاق سے اندازہ ہوتا ہے کہ مابعد جدیدیت کسی ایک تحریک یا نظریے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ کثیر سمتی و کثیر الجہاتی صورتحال اور تھیوری ہے۔ (تھیوری کیوں ہے؟ یہ موضوع الگ مقالے کا متقاضی ہے) یہی وجہ ہے کہ اس کی سکہ بند تعریف ممکن نہیں۔ موجودہ صورتحال مابعد جدیدیت کی عکاس ہے۔ جس نے انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر کسی بھی اتھارٹی ہیڈز کو توڑنے یا ان کے خلاف مزاحمت پیش کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جس سے ہائپر میڈیائی صورتحال پیدا ہوئی۔ جو کہ مابعد جدیدیت کا ایک طاقت ور Tool ہے۔ اس لیے اب یہ کہنا کہ مشرقی معاشرہ ابھی مابعد جدید صورتحال سے نہیں گزرا، درست نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مابعد جدیدیت جب مرکزیت کو رد کرتی ہے تو دوسری طرف تکثیریت کو فروغ بھی دیتی ہے۔ جس سے یہ مراد لی جاسکتی ہے کہ یہ روشن خیالی پروجیکٹ اور ترقی پسندی کی طرح باضابطہ طور پر کوئی تحریک نہیں ہے اور نہ ہی جدیدیت کی طرح کا سکہ

بند رجحان، بلکہ یہ مختلف، متنوع اور متضاد تصورات اور تفکرات کی حامل ایک ثقافتی صورتحال ہے۔ اس لحاظ سے یہ کسی ایک نظریے کی قائل نہیں بلکہ ایسے تفکیری رویوں پر مشتمل ہے جو مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر آزادی کو مہمیز دیتے ہیں۔ جو سیاسی، سماجی، ثقافتی، معاشی، سائنسی اور ادبی تبدیلی کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ اس مابعد جدید صورتحال میں مہابیانیے کی اہمیت کم ہو کر چھوٹے بیانیوں پر مرکوز ہوتی ہے۔

مابعد جدیدیت ایک کثیر سمتی فکری تشکیل ہے جو ماتحتی کے ہر تصور کی نفی کرتی ہے۔ لسانی، فنی یا روایتی قوت ہو یا پھر سیاسی، سماجی، ثقافتی صورتحال اِن سب کے مقتدر تصورات و نظریات کی مخالفت کرتی ہے۔ حتیٰ کہ صنفی، وجودیاتی یا نفسیاتی منطقوں کی غلامی کی بجائے آزادی کا نعرہ بلند کرتی ہے۔ نیز مہاکلامیاتی اور آئیڈیالوجیکل آرٹ، ادب اور کلچر کی مرکزیت کو چیلنج کرتی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مابعد جدیدیت کثیر جہتی صورتحال ہے، جو نہ صرف لسانی استعماریت کی نفی کرتی ہے بلکہ کئی طرح کے ثقافتی رویوں کا محرک بھی ہے۔ اس کی وضاحت کے لیے J.A Cuddon کی ڈکشنری Dictionary of Literary Terms and Literary Theories, میں صفحہ نمبر ۶۸۹ پر درج رائے اہم ہے:

> "Post-Modernism: A general (and sometimes Controversial) term used to refer to changes, developments and tendencies which have taken place (and are taking place) in literature, art, music, architecture, philosophy, etc." (9)
>
> ترجمہ: مابعد جدیدیت: ایک عمومی (اور بعض اوقات متنازعہ) اصطلاح ہے، جو ادب، فن، موسیقی، فنِ تعمیر، فلسفہ وغیرہ میں رونما ہونے والی تبدیلیوں، ترقیوں اور رجحانات کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

اس تعریف سے مابعد جدیدیت کے کثیر جہتی ہونے کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ جو کہ مابعد جدید ثقافتی صورتحال کا سبب ہے۔ جس طرح مغربی مابعد جدیدیت سے متعلق مختلف اور متنوع نظریات ملتے ہیں اسی طرح اردو تنقید میں بھی مابعد جدیدیت کی رنگارنگی اور تکثیریت کی وجہ سے مختلف آرا سامنے آتی ہیں۔ لیکن ایک مؤقف جو کئی

ناقدین میں مشترک نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ مابعد جدیدیت اپنی بو قلمونی اور تکثیری مزاج کی وجہ سے ثقافتی صورتحال ہے۔ دیوندراسر اپنی کتاب "ادب کی آبرو" میں صفحہ نمبر ۴۰ پر اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ "مابعد جدیدیت موجودہ انسانی صورتحال پر ایک اہم مباحثہ بن چکی ہے"(۱۰)

اس رائے سے ظاہر ہے کہ مابعد جدیدیت دراصل انسانی صورتحال سے متعلقہ ہے۔ جو انسان کو براہِ راست متاثر کر رہی ہے۔ وہ چاہے سیاسی سطح پر ہو یا سماجی و ثقافتی سطح پر وہ انسانی معمولات کو براہِ راست متاثر کر رہی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ موجودہ دور میں سیاسی، سماجی یا ثقافتی سطح پر جو تبدیلیاں ہوئی ہیں اس نے مابعد جدید صورتحال کو جنم دیا ہے جس سے ہر شے کی معنویت یا اس کے استعمال کا طریقہ بدل کر رہ گیا ہے۔ اور اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اس صورتحال میں مختلف اور متنوع مزاج، رویے اور رجحانات شامل ہیں جو بیک وقت ثقافتی تشکیل کا سبب بنتے ہیں۔ مابعد جدیدیت اسی صورتحال کو اجاگر کرتی ہے۔ ضمیر علی بدایونی اپنے ایک مضمون "جدیدیت اور مابعد جدیدیت" میں اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> "مابعد جدیدیت ایک ایسی اصطلاح ہے جو مختلف علوم کی شیرازہ بندی کرتی ہے۔ علم الانسان سے لے کر فنِ تعمیر اور مصوری کی اور شاعری اور فکشن سے لے کر فلسفہ اور تنقید تک سب پر اس اصطلاح کا اطلاق ہو سکتا ہے لیکن ان تفصیلات کی کثرت میں وحدت کا نقش نہیں ابھرتا۔ یہ ایک کثیر المعانی اصطلاح ہے جو ایک مفہوم، ایک تعبیر اور ایک فریم کی موجودگی کی نفی کرتی ہے"۔(۱۱)

ضمیر علی بدایونی نے مابعد جدید صورتحال کے بنیادی نکتے کو اجاگر کیا۔ جس کے مطابق مابعد جدیدیت کسی بھی مرکزیت کی نفی کرتی ہے۔ چاہے اس کا تعلق کسی بھی نوعیت سے ہو۔ مابعد جدیدیت کا رجحان ہمیشہ لامرکزیت کی جانب رہا ہے جس سے سیاسی، سماجی اور ثقافتی سطح پر ایک ایسی صورتحال سامنے آتی ہے جس سے بڑے بڑے مسئلہ ز اور مہابیانیوں کو کلی طور پر رد کرنے پر اصرار کیا جاتا ہے۔ جس سے جدیدیت سے الگ ایک نئی ثقافتی صورتحال سامنے آتی ہے۔ جس میں مہابیانیوں کے بجائے چھوٹے بیانیوں کو اہمیت دینے پر اصرار کیا جاتا ہے۔ یعنی آفاقیت کے بجائے مقامیت کو فروغ دینا مابعد جدیدیت کا بنیادی سروکار ہے جو جدیدیت کے بنائے گئے بلند و بالا ستونوں کو گرانے اور ان کی جگہ چھوٹی آبادیوں کو جگہ دینے پر مُصر رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے مابعد جدید صورتحال نامساعدتوں

Research Journal
Tahqeed تحقیقی مجلہ تحقید

جلد نمبر 05، شمارہ نمبر 01، جون-2024

(inadequacies) سے بھری ہوئی ہے جس میں چھوٹے بڑے میں کوئی تفریق نہیں رکھی گئی۔ اس صورتحال نے زندگی کے ہر شعبے میں ہلچل پیدا کر دی۔ اس صورتحال کی عکاسی ڈاکٹر فہیم اعظمی نے اپنے ایک مضمون "مابعد جدیدیت، برِصغیر کی ثقافت اور اردو ادب" میں بہت عمدہ کی ہے۔ جو کہ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی مرتبہ کتاب "اردو مابعد جدیدیت پر مکالمہ" میں شامل ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ:

"ہم آج جس مابعد جدیدیت کی بات کرتے ہیں، اس کا تعلق کلچر سے ہے۔ مثلاً ٹی وی سیٹلائٹ چینل اور ڈسک کتابوں کی جگہ لے لیں گے تو مطالعے کا موجودہ طریقہ ختم ہو جائے گا۔ علم اور آگہی حاصل کرنے کے لیے لائبریری میں گھنٹوں گزارنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ ہمیں قلم کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ شاید سب کچھ ہماری Consciousness سے بلاواسطہ یا آواز کے ذریعے ریکارڈ کر لیا جائے گا۔ ہماری نشانیات اور معاشرے کا جبر باقی نہ رہے گا۔ ہمارے سگنیفائیرز (Signifiers) کسی خاص (Signified) سے وابستہ نہ ہوں گے۔ نظام یونیورسل ہو جائے گا۔۔۔ اپنی ابتدائی شکل میں اس قسم کی کلچرل تبدیلیاں ہونا شروع گئی ہیں"۔ (۱۴)

ڈاکٹر فہیم اعظمی نے بیس سال پہلے اس صورتحال کی جانب واضح طور پر اپنا مؤقف پیش کر دیا تھا جو معاصر صورتحال ہے۔ مابعد جدید ثقافتی صورتحال مختلف جگہوں پر مختلف ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ہر جگہ کی اپنی منفرد ثقافت ہوتی ہے اور اپنا جداگانہ تصورِ کائنات رکھتی ہے۔ اس لحاظ سے ہر ثقافتی صورتحال کو اس کے اپنے ثقافتی تصورِ کائنات کے تحت ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ مثلاً مشرقی ثقافت مغربی ثقافت سے اسی لیے مختلف ہے کیوں کی دونوں مذکورہ ثقافتوں کا اپنا ایک منفرد تصورِ کائنات ہے۔ اس طرح مغربی مابعد جدید صورتحال اور مشرقی مابعد جدید صورتحال میں ثقافتی سطح پر فرق ہے۔ لیوتار نے پہلی بار مابعد جدیدیت کو صورتحال کہا ہے۔ اس نے ۱۹۷۹ء میں ایک کتاب بعنوان "The Postmodern Condition: a Report on knowledge" لکھی۔ اس کے بعد سے مابعد جدیدیت کو تھیوری کے ساتھ ساتھ بطور صورتحال بھی لکھا اور سمجھا جاتا ہے۔ جس طرح جدیدیت کی صورتحال کو ماڈرنیٹی کا نام دیا جاتا ہے اسی طرح مابعد جدید صورتحال کو پوسٹ ماڈرنیٹی کا نام دیا جاتا ہے۔ یوں مابعد جدیدیت کو دو حصوں میں بانٹ دیا گیا۔ یعنی پوسٹ ماڈرنیٹی اور پوسٹ ماڈرن ازم۔ ان دونوں میں قدرے فرق بھی ہے اور دونوں

باہم (Over Lap) یا ہم قریں بھی ہیں۔ پوسٹ ماڈر نیٹی، پوسٹ ماڈرن ازم کی صور تحال اول ہے جسے "مابعد جدید فضا" کہنا مناسب رہے گا، جو مادی، سماجی، معاشی اور ٹیکنالوجی پر مشتمل ہے۔ جب کہ پوسٹ ماڈرن ازم اس کے بعد کی صور تحال یا فکر ہے جو پوسٹ ماڈر نیٹی کی تفہیم یا اس کی ریشنلائزیشن کے لیے سامنے آئی ہے۔ یہی پوسٹ ماڈرن ازم یعنی مابعد جدیدیت ہے۔ جو نئی جمالیاتی، سیاسی، لسانی اور فلسفیانہ تھیوری بھی ہے۔ یوں مابعد جدیدیت بیک وقت صور تحال اور تھیوری بھی ہے۔ ان دونوں میں سے اغلب تصور کون سا ہے یہ الگ معاملہ ہے۔

مختصراً یہ کہ معاصر سماج مابعد جدید صور تحال پر مشتمل ہے جس میں مابعد جدید اول یعنی پوسٹ ماڈر نیٹی کی فضا کے تمام نقوش اپنی نئی یا زیادہ ترقی یافتہ شکلوں میں سامنے آتے ہیں۔ جس سے مابعد جدید ثقافتی صور تحال ایک (Web) یا جال کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ جو مابعد جدید ثقافتی صور تحال کی مختلف تہوں پر مشتمل ہے۔ جن میں صارفیت، عالم گیریت، میڈیا کی شبیہیں، علم کا انفار میشنل کموڈیٹی کی صورت اختیار کر جانا، قطعی اتھارٹی کا ٹوٹ پھوٹ جانا، ثقافتی اضافیت، کلچرل انڈسٹری اور سماجی فاصلہ (Social Distancing) وغیرہ شامل ہیں۔ اس صوتِ حال کی تمام تہوں کو الگ سے سمجھنے کی ضرورت ہے تاکہ مابعد جدید ثقافتی صوتِ حال (جسے ہم نئی ثقافتی صوتِ حال کہہ سکتے ہیں) اور اس کا سیاق واضح ہو سکے۔ اور نئے قاری کے لیے تفہیم بھی آسان ہو سکے۔

حوالہ جات

1. Bertens, Johannes Willem, Fokkema, Douwe, Edt. International Postmodernism: Theory and Literary Practice, Volume XI. John Benjamins Publishing Company, USA 1997 p. 76.

2. Hassan, Ihab, The Postmodern Turn, Essays in Postmodern Theory and Culture, Ohio University Press, 1987. p. 12

3. Thompson, J. M. "Post-Modernism, The Hibbert Journal, Vol XII No. Williams and Norgate Publishers, London 4, July 1914. p. 733

4. Bell, Bernard Iddings, Postmodernism and Other Essays, Morehouse Publishing Company, Milwaukie, 1926, p. 24.

5. Dorsey, Arris and Collier, Readale. Origins of Sociological Theory, EdTech Press, London 2018. P. 211

6. Toynbee, Arnold, A Study of History, Volume IX, Oxford University Press, London, 1954, p.559

۷۔ ڈاکٹر ناصر عباس نیر، مابعد جدیدیت (نظری مباحث)، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص ۱۳

۸۔ ناصر عباس نیر، ڈاکٹر، جدید اور مابعد جدید تنقید (مغربی اور اردو تناظر میں)، انجمن ترقی اردو، کراچی، ۲۰۰۴ء، ص ۴۳۷

9. Cuddon, J. A. Dictionary of Literary Terms and Literary Theories, Penguin Books, London, 1998, p.689.

۱۰۔ دیویندر اسر، ادب کی آبرو، اردو اکادمی، دہلی، ۱۹۹۶ء، ص ۴۰

۱۱۔ ضمیر علی بدایونی، جدیدیت اور مابعد جدیدیت، اختر مطبوعات، کراچی، ۱۹۹۹ء، ص ۳۶۶

۱۲۔ فہیم اعظمی، ڈاکٹر: "مابعد جدیدیت، برصغیر کی ثقافت اور اردو ادب"، مشمولہ، اردو مابعد جدیدیت پر مکالمہ، مرتبہ، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، سنگِ میل، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۱۳۴-۱۳۵